صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 17 مارچ 2016ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 17 مارچ 2016ء 7 جمادی الثانی 1437 ہجری 17۔امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 64

لہلہاتے باغ

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالدحداحؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے پاس دو باغ ہیں اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کردوں تو کیا مجھے جنت میں ویسا ہی باغ ملے گا۔فرمایاہاں۔چنانچہ انہوں نے اس باغ کو اسی وقت صدقہ کردیا اور اپنی بیوی کو جا کر بتایا تو اس نے بھی بہت خوشی کا اظہار کیا۔آنحضرتؐ نے فرمایا۔ابوالدحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی لہلہاتے باغ ہیں۔

(تفسیر کبیر رازی جلد6ص166البقرۃ 246)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

چندے کا روپیہ اور دنیا کی دولت کا تقابل پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’بجٹ کی زائد وصولی پر خوشی کا تیسرا پہلو وہ ہے جو دینے والوں کی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔حق حلال کی کمائی اس میں شامل ہے۔اہلِ ایمان مزدوروں کا پسینہ اس میں شامل ہے۔ایسی محنت اور پاکیزہ محنت اس روپیہ میں داخل ہوچکی ہے جو اپنی پاکیزگی کے لحاظ سے ساری دنیا میں بے مثل ہے۔اپنی قناعت کے لحاظ سے بے مثل ہے اور ان پاکیزہ خیالات کے لحاظ سے بے مثل ہے جو اس محنت میں شامل ہیں۔پس اس روپیہ کے ساتھ دنیا کے کسی دوسرے روپیہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ان امیروں کا فاضلہ بھی اس میں شامل ہے جنہوں نے دنیا کی گناہ آلود زندگی کو ترک کرکے اپنے روپے کو دنیا کی لذتوں کے حصول پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے رب کی رضا کے حصول پر خرچ کیا ورنہ دنیا میں کروڑوں امیر ایسے بس رہے ہیں جو فسق و فجور کی راہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ان کا روپیہ ان کی گناہ کی توفیق سے بڑھ جاتا ہے اور وہ بے چین ہوتے ہیں کہ اس کو کس طرح خرچ کریں اور کس طرح اپنے گناہ کی تمنا کو پورا کریں۔اس کی پیاس بجھائیں۔لیکن میدان نہیں ملتے۔اس کے برعکس اللہ کے فضل سے احمدی امراء ہیں جو مواقع ہونے کے باوجود، ہر طرح کے امتحانوں اور ابتلاؤں کے باوجود ان مواقع سے رُکتے رہے، جو گناہ کے حصول کے لئے، روپے کے ذریعہ، مواقع ان کو میسر آسکتے تھے اور اس روپے کو بچا کر نیک راہوں پر خرچ کیا۔گو ذاتی لحاظ سے ان کی تکلیف، غریب کی تکلیف کے مقابل پر کم تھی لیکن اس سے انکار بہر حال نہیں ہے کہ انہوں نے اور رنگ کی روحانی تکلیفیں اپنے اوپر وارد کیں اور امتحانوں میں ثابت قدمی دکھائی۔پس اس روپیہ میں وہ بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر ان غریبوں اور مسکینوں کی دال روٹی بھی اس روپے میں شامل ہوچکی ہے جو بمشکل زندگی گزارتے ہیں۔ایسے معمولی مددگار کارکن جن کو بعض دفعہ جماعت کو عطیہ دینا پڑتا ہے۔زندگی کی بقاء کے لئے ان کا روپیہ پیسہ بھی اس میں شامل ہوا ہوا ہے۔ان کے بچوں کا دودھ جوان کو نہیں ملا وہ بھی اس میں شامل ہے۔ان کے تن بدن کے غریبانہ کپڑے بھی اس میں شامل ہیں۔انہوں نے روپے کا روپ دھارا اور سلسلہ کے اس چندے میں داخل ہوگئے۔ان کی اپنی ایک چمک دمک ہے۔ان کی اپنی ایک روشنی ہے اور دنیا کا کوئی روپیہ اس نور اور اس روشنی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

پھر ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ پر کہ اس نے چندہ دینے والوں کو دعاؤں کی توفیق بخشی۔اس روپیہ میں ان کی دعائیں شامل ہیں۔ان کی نیک تمنائیں شامل ہیں۔ان کی گریہ وزاری شامل ہے۔ ان کا تقویٰ شامل ہے: لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ ...... (الحج:38) اللہ کو قربانیوں کا ظاہر کچھ بھی نہیں پہنچا کرتا۔نہ اموال نہ روٹی کپڑا۔نہ گوشت اور نہ خون صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔پس وہ چیز جس نے آگے جانا تھا وہ زادِ راہ بھی اس روپے میں شامل ہے۔کیونکہ یہ روپیہ تو اس دنیا میں رہ جائے گا۔اس کے اگلی دنیا میں انتقال کا کوئی ذریعہ ہم نہیں پاتے۔تو خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ساری پاک چیزیں جو قربانیوں کو قبولیت کا درجہ دیتی ہیں وہ ساری پاک چیزیں ان روپوں میں شامل ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 1982ء)

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت (-) نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہوجائیں گی۔‘‘

☆..........☆..........☆

ربوہ میں بک بنک

مکرم روحان احمد صاحب ناظم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہر سال امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد طلبہ و طالبات نئی کتابیں وغیرہ خریدتے ہیں اور پرانی کتب جو اچھی حالت میں بھی ہوں ضائع ہوجاتی ہیں۔مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے اس سلسلہ میں ایک بک بنک قائم کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ سابقہ زیرِ استعمال درسی کتب (کسی کلاس کی بھی ہوں) طلبہ وہاں جمع کرادیں۔تاکہ وہ دوسرے مستحق طلبہ کو دی جاسکیں۔تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اس بارہ میں ہماری معاونت فرمائیں۔فون نمبر برائے رابطہ:

0333-6678820---0476213600

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مشعل راہ

اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لئے نمونہ بنو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جولائی 2004ء میں قرآنی دعا کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ (سورۃ الفرقان:75)

اللہ تعالیٰ نے مرد کے قویٰ کو جسمانی لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لئے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔ اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیا کئے گئے ہیں۔ اور اس لئے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں، چند ایک کا میں یہاں ذکر کروں گا اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے حکم دیا کہ تم نیکیوں پر قائم ہو، تقویٰ پر قائم ہو اور اپنے گھر والوں کو، اپنی بیویوں کو، اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لئے نمونہ بنو۔ اور اس کے لئے اپنے رب سے مدد مانگو، اس کے آگے روؤ، گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے اللہ! ان راستوں پر ہمیشہ چلاتا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں، کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے سربراہ کے، ایک خاوند کے اور ایک باپ کے، اپنے حقوق ادا نہ کر سکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں۔ تو جب انسان سچے دل سے یہ دعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ نہ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے، نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کے لئے دکھ کا باعث بنتی ہیں اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کے لئے کیا نمونے دیئے ہیں اور کیا نصائح فرمائی ہیں۔ اس کی کچھ مثالیں میں اس وقت یہاں پیش کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور مرد اپنے اہل پر نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا اور فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب الجمعہ فی القریٰ والمدن)

(روزنامہ الفضل 21 ستمبر 2004ء)

دعا کے لئے ۔ التجا کے لئے

اپنے اعمال نظروں میں پھرنے لگے جب بھی سر کو جھکایا دعا کے لئے
اپنی بے مائیگی پہ ندامت ہوئی لفظ ملتے نہیں التجا کے لئے
وہ اگر بخش دے تو ہے اس کی عطاء جانتی ہوں کہ میری حقیقت ہے کیا
کوئی دعویٰ کروں یہ نہیں حوصلہ کچھ عمل بھی تو ہو ادّعا کے لئے
ذات سے ان کی ہم جب سے منسوب ہیں اہلِ دنیا کی نظروں میں معتوب ہیں
پر ہمیں تو یہ کانٹے بھی محبوب ہیں ہم ہیں تیار ہر اک جفا کے لئے
پیار ان کا ہی تو روحِ ایمان ہے ان سے نسبت ہی تو اپنی پہچان ہے
یہ تعلق نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہم ہیں کوشاں اسی کی بقاء کے لئے
زخم سینوں میں اپنے چھپائے ہوئے مسکراہٹ لبوں پہ سجائے ہوئے
پیار کی جوت من میں جگائے ہوئے جی رہے ہیں اسی کی رضا کے لئے
آزماتا ہے ان کو ہی وہ دوستو جن کے جذبوں پہ محبوب کو ناز ہو
منتخب اس نے تم کو کیا ہے سنو معرکہ ہائے کرب و بلا کے لئے
ہجر کی تلخیاں کچھ سوا ہو گئیں کلفتیں فرقتوں کی بلا ہو گئیں
جوت کتنی امیدوں کی بجھنے لگی۔ لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کے لئے
آرزو خوش نصیبوں کی پوری ہوئی جن کو مولیٰ نے توفیقِ پرواز دی ہے
یاں شکستہ پری ابتلا بن گئی جذبہ ہائے خلوص و وفا کے لئے
میرے اپنے وطن کے یہ اہلِ قلم جن کو دعویٰ ہے رکھتے ہیں دنیا کا غم
ہو رہا ہے یہاں جو بھی کیا ہے وہ کم ان کے احساس دردآشنا کے لئے
سامنے ان کے خونیں تماشے ہوئے۔ بے کفن کتنی بہنوں کے لاشے ہوئے
جن کے اسلاف سینہ سپر ہو گئے سر سے نوچی گئی اک ردا کے لئے
نفرتوں کے الاؤ دہکتے رہے۔ اور ہر سمت شعلے لپکتے رہے
آگ میں فکر و احساس جلتے رہے کہ تھا ایندھن بہت اس چتا کے لئے
امتحاں ٹھیک ہے آزمائش بجا۔ پھر بھی انسان کمزور ہے اے خدا
کچھ تسلی تو دے کوئی ڈھارس بندھا خاطرِ قلب لرزیدہ پا کے لئے
ہم سے دنیا نے سجدہ گہیں چھین لیں قربت یار کی سب جگہیں چھین لیں
بے عمل ہیں مگر بے وفا تو نہیں کچھ تو کر بے بس و بے نوا کے لئے
اب یہ خود ہی بتا کہ کہاں جائیں ہم کس طرح اپنی فریاد پہنچائیں ہم
خانہ زادوں سے تھوڑی رعایت تو ہو در پہ آئے ہیں عرضِ دعا کے لئے
آنکھ نم۔ دل پریشاں۔ جگر سوختہ منتظر ہیں تیرے لطف کے مالکا
کب صبا لائے گی مژدۂ جانفزا میری جاں اہلِ شہرِ وفا کے لئے

ا۔قدوس

مکرم منور احمد خورشید صاحب

میانوالی کے ساتھ وابستہ کچھ تاریخی یادیں

میانوالی کی چند شخصیات

حضرت مولوی غلام حسن پشاوری صاحب

آپ کا تعلق میانوالی کی معروف نیازی قوم سے تھا۔ اس خاندان کی آج کے دور میں بھی اس علاقہ میں سیاسی اور سماجی طاقت کی دھاک ہے۔ اوائل شباب میں الٰہی حکمت کے تحت حصول علم کی خاطر پشاور جا بسے اور بعدازیں پشاور کو ہی وطن بنالیا اور پشاوری کے نام سے مشہور ہوئے۔ پشاور میں ہی انہیں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کا علم ہوا۔ سعیدالفطرت اور حق کی متلاشی روح تھے۔ احمدیت کے پاکیزہ اور روحانی ماحول میں آکر اخلاص و وفا میں ایسی بے نظیر ترقی کی منازل طے کیں کہ حضرت مسیح پاک نے اپنے فرزند حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا رشتہ ان کی صاحبزادی سے طے کیا۔ جس کے نتیجہ میں انہیں حضرت میاں صاحب کے سسر بننے کا اعزاز ملا اور جماعت احمدیہ کے بطل جلیل حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کے نانا کہلائے۔ اس طرح اہل میانوالی کو ایک لحاظ سے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کے ننھیال ہونے کا فخر حاصل ہے۔

مکرم قریشی احمد شفیع صاحب:

ان کا اصل وطن بھیرہ تھا۔ ان کے والد محترم کسی دور میں بھیرہ سے یہاں میانوالی میں آکر آباد ہوگئے تھے۔ آپ حضرت خلیفہ اول کے رشتہ میں بھانجے تھے۔ بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پورے میانوالی شہر میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ مین بازار میں ان کی اپنی ذاتی دکان تھی۔ پورے شہر میں شرفاء آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

مکرم قریشی صاحب کو 1934ء کے فسادات میں ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ پھر 1953ء میں دکان لوٹ لی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ازسرنو کاروبار کا آغاز کیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے کاروبار چل نکلا۔ پھر 1974ء کا وقت آیا، آپ کی دکان لوٹی گئی۔ آپ کو سر بازار مارا پیٹا گیا۔ پھر اللہ نے فضل کیا، آپ نے بعض شرفاء کی مدد اور تعاون سے اپنی دکان سجالی۔ دکان میں بڑی نمایاں جگہ پر حضرت مسیح پاک اور خلفاء کرام کی بڑی بڑی تصاویر آویزاں کی ہوئی تھیں۔

ایک روز ایک مقامی دوست ان کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ قریشی صاحب کئی دفعہ آپ کی دکان لوٹی گئی ہے۔ آپ کو کئی بار مارا پیٹا بھی گیا ہے۔ آپ کو ڈر کیوں نہیں لگتا۔

قریشی صاحب نے اسے بتایا سردیوں میں اگر غسل کریں تو پانی کا پہلا لوٹا ڈالنے سے ڈر لگتا ہے۔ جب ایک لوٹا ڈال لیں اس کے بعد پھر جتنے مرضی لوٹے ڈالتے جائیں خوف نہیں آتا۔ یہی میرا حال ہے۔ اب مجھے ڈر یا خوف نہیں آتا بلکہ مزہ آتا ہے۔

اطمینان قلب کی تلاش میں

میانوالی ضلع میں ایک قصبہ جس کا نام اب مجھے یاد نہیں ہے۔ وہاں پر ایک احمدی ڈاکٹر صاحب سرکاری ہسپتال میں متعین تھے۔ ان کے پاس مقامی آبادی میں سے ایک مریضہ آیا کرتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے بیعت کرلی۔ اس خاتون کے علاقہ میں دور دور تک کوئی احمدی نہ تھا۔ اس کے میاں اس علاقہ کے ایک معروف زمیندار تھے۔

1982ء میں مکرم عزیز الرحمان منگلا صاحب سرگودھا شہر میں بطور مربی سلسلہ خدمت بجالا رہے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار نے انہیں میانوالی جماعت کے کسی اجلاس میں تقریر کی دعوت دی۔ احباب جماعت کو آپ کی آمد کی خبر دی۔ آپ جب تشریف لائے تو حاضرین مجلس جن میں سے اکثریت سرکاری افسران اور دیگر پڑھے لکھے احباب کی تھی۔ انہیں مہمان کے سادہ لباس کو دیکھ کر قدرے مایوسی ہوئی۔

جب منگلا صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ آپ منبر پر تشریف لائے۔ آغاز تقریر میں آپ نے بتایا کہ میری ایک پیدائش میانوالی شہر کی ہے۔ پھر بتایا کہ انسان کی دو پیدائشیں ہوتی ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک روحانی اور میرے استاذ مکرم پیر منورالدین صاحب کا تعلق بھی میانوالی کے علاقہ سے تھا۔ جن کی ہدایت اور ایماء پر میں نے احمدیت قبول کی۔ اس لئے میری روحانی پیدائش اس شہر کی ہے۔

مکرم صوبیدار بشیر احمد صاحب:

مکرم صوبیدار صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی فیملی کے ہمراہ کرایہ کے مکان پر یہاں رہتے تھے۔ ان کے پانچ بیٹے تھے جو گاڑیاں مرمت کرنے کا ورکشاپ چلایا کرتے تھے۔

مکرم عبدالرحمان صاحب بھٹی:

تقسیم ہند کے بعد میانوالی میں آکر آباد ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں اپنا مکان خرید لیا تھا اور یہ مکان بیت الذکر احمدیہ کے بالکل سامنے تھا کے فسادات میں ربوہ ہجرت کرگئے۔ بعد ازاں انہوں نے یہ مکان فروخت کردیا۔ مکرم بھٹی صاحب سلائی مشینوں کی مرمت کا کام کرتے تھے۔

ضیاء الحق کے دور میں احمدیوں پر ظلم وستم کے لئے مختلف نوع کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے۔ ان میں سے سرکاری ملازمین کو مشکل مقامات پر ٹرانسفر کردیا گیا۔ اتفاق سے جن دنوں میں میانوالی پہنچا۔ اسی دور میں بہت سارے احمدیوں کی ٹرانسفر بھی میانوالی میں ہوگئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہاں ایک بڑی اچھی فعال جماعت بن گئی۔ ان میں سے چند ایک دوستوں کا یہاں ذکر کرتا ہوں۔

مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ایکسین

میانوالی ضلع کے محکمہ تعمیرات کے انچارج تھے۔ انہوں نے میانوالی کی بیت الذکر کی ازسرنو تعمیر اور تزئین کے جملہ اخراجات ادا کئے۔

چوہدری فضل الرحمان صاحب

پرنسپل ٹیچر ٹریننگ کالج

مکرم شیخ لطیف احمد صاحب

انجینئر اٹامک انرجی چشمہ بیراج

مکرم مرزا منور احمد صاحب

انجینئر اٹامک انرجی چشمہ بیراج

مکرم شیخ منیر احمد صاحب

سیشن جج تھے۔ بعدازاں لاہور میں بطور امیر جماعت احمدیہ لاہور رتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب پرنسپل ایئرفورس کالج

مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب ایئرفورس ہسپتال

ملک عبدالشکور صاحب گروپ کیپٹن

نائب کمانڈر ائیربیس میانوالی

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب

ایس ڈی او۔ میانوالی

مکرم چوہدری حمیداللہ ملہی صاحب

اوورسیئر نگران ڈی سی بنگلہ جات ضلع میانوالی

مکرم منیر الرحمان صاحب ایئرفورس۔

مکرم عبدالمومن محمود صاحب ایئرفورس۔

مکرم شریف خان نیازی صاحب ایئرفورس۔

میانوالی شہر میں چونکہ کوئی مقامی احمدی نہ تھا۔ اس لئے کوئی بیت الذکر نہ تھی۔ جب تقسیم ہند کے بعد دو احمدیوں نے یہاں مکانات خرید لئے۔ تو انہیں بیت الذکر کی ضرورت پیش آئی۔ مکرم عبدالرحمٰن بھٹی صاحب کے مکان کے عین سامنے ایک چھوٹا اور بہت پرانا سا مکان تھا جو چھوٹی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ یہ مکان بند گلی کے کونے میں تھا۔ جس کی چوڑائی تقریباً پانچ چھ میٹر ہوگی جبکہ لمبائی اندازاً 20 میٹر ہوگی۔ یہ ایک مستطیل سا مکان تھا۔ جس میں ایک طرف شروع میں دو چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا صحن تھا۔ اس کے بعد دو کمرے بنے ہوئے تھے جو دراصل ایک ہی کمرہ تھا درمیان میں دیوار بنا کر اس میں دو کھڑکیاں اور دروازہ لگا کر اسے ایک الگ کمرہ بنادیا گیا تھا۔ یعنی ایک کمرہ تھا اس کے پیچھے ایک اور کمرہ تھا۔ ان دونوں کمروں میں نمازیں ہوا کرتی تھیں۔

خاکسار کی میانوالی میں تقرری

1982ء میں خاکسار کی تقرری بطور مربی سلسلہ میانوالی شہر میں ہوئی ان دنوں مکرم نثار احمد خان صاحب میانوالی میں بطور مربی سلسلہ متعین تھے۔

میں یہاں پر کھاریاں سے آیا تھا۔ جہاں پر بفضل اللہ تعالیٰ بہت بڑی جماعت ہے۔ مگر یہاں تو صرف چند دوست اور بیت الذکر بھی ایک کمرہ نما تھی۔ جس میں صبح شام دو یا تین نمازی آجاتے میں اس صورت حال سے خاصا پریشان تھا۔ کچھ اور احمدی بھائی تھے۔ جو میانوالی ایئرفورس کالونی میں رہتے تھے۔ یہ کالونی شہر سے خاصی دور تھی۔ اس لئے یہ دوست نماز جمعہ کے لئے حسب فرصت آجایا کرتے تھے۔

سردی کے ایام تھے۔ میں بیت الذکر کے صحن میں اداس سا بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک باہر کا دروازہ کھلا اور ایک بڑی عمر کا شخص اندر داخل ہوا۔ اس شخص نے میانوالی کا روایتی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ یعنی پگڑی وغیرہ باندھی ہوئی تھی۔ صحن میں آکر اس نے سلام کہا۔ میں نے انہیں خوش آمدید کہا اور بیٹھنے کے لئے کرسی پیش کی۔ لیکن وہ بیٹھا نہیں، مجھے کہنے لگا آپ جماعت احمدیہ کے مربی ہیں۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس پر کہنے لگے آپ لوگ بہت جھوٹ بولتے ہیں۔ میں اس شخص کے انداز کلام پر بڑا متعجب اور حیران ہوا۔ میں نے عرض کی، آپ بیٹھیں، بات کرتے ہیں۔ لیکن صاحب کھڑے رہے۔ میں نے عرض کی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کہنے لگے۔ آپ کے اخبارات و جرائد ان مضامین سے بھرے پڑے ہوتے ہیں کہ ہم نے افریقہ کے فلاں ملک میں بیت الذکر بنادی، فلاں شہر میں بیت الذکر بنادی ہے۔ جبکہ میانوالی میں آپ کی بیت الذکر کا یہ حال ہے۔ اس کے بعد وہ اجنبی دوست تشریف لے گئے اور میرے دل و دماغ کے لئے ایک سوال چھوڑ گئے۔

اسی روز مکرم صدر صاحب بیت الذکر میں تشریف لائے۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ ہمیں ایک نئی بیت الذکر بنانی چاہئے۔ کہنے لگے۔ ہماری قسمت میں نئی بیت الذکر کہاں۔ پہلی بات تو ہماری مالی کیفیت ہی ایسی ہے۔ ہم صرف چند مزدور پیشہ دوست ہیں۔ جو بمشکل اپنا پیٹ پال رہے ہیں۔ دوسرے شہر میں سخت مخالفت بھی ہے۔

میں نے عرض کی اگر ان دو کمروں میں جو آگے پیچھے ہیں۔ ان کی درمیان سے دروازہ اور دونوں کھڑکیاں نکال دیں تو پھر ایک چھوٹا سا ہال نما کمرہ بن جائے گا جس میں ہم نمازیں ادا کرلیا کریں گے اور اس پر زیادہ خرچ بھی نہیں آئے گا۔ صدر صاحب راضی ہوگئے۔ نماز عشاء کے بعد جب نمازی اپنے گھروں کو چلے گئے۔ میں نے ایک ہتھوڑا لیا اور اس کی مدد سے دونوں کمروں کے درمیان دروازہ اور دونوں کھڑکیاں نکالنی شروع کردیں۔ کافی تگ ودو کے بعد میں نے یہ کام مکمل کرلیا۔ صبح کی نماز پر دوست تشریف لائے۔ وہ بیت الذکر کی صورت

حال دیکھ کر سخت پریشان ہوگئے۔ بہرحال اب واپسی کا کوئی رستہ نہ تھا۔ بیت الذکر میں صفائی کے لئے خدام کو وقارعمل کے لئے بلایا گیا۔الحمدللہ صفائی ہوگئی اور جگہ نماز کے قابل ہوگئی۔

اب ہم نے سوچا اگر پوری دیوار کو ہی نکال دیں تو پھر یہ ایک باقاعدہ ہال بن سکتا ہے۔ چند دن اسی کشمکش میں گزر گئے۔ ایک دن مکرم صدر صاحب میرے پاس بیت الذکر میں تشریف لائے۔ اتفاق سے ایک احمدی بھائی مکرم عبدالحمید صاحب انہی دنوں کسی اور شہر سے میانوالی میں بطور ایکسیئن ٹرانسفر ہوکر آئے تھے۔ بیت الذکر میں آ گئے۔ کہنے لگے ادھر آیا ہوا تھا سوچا آپ کو سلام کرلوں۔ میں نے انہیں بیت الذکر دکھائی اور عرض کی اگر ہم چند ہزار روپے خرچ کر کے اس میں بیم ڈال دیں تو یہ ایک مناسب ہال بن جائے گا۔ کہنے لگے یہ کام چند ہزار کا نہیں ہے۔ یہ تو کم ازکم دس ہزار کا نسخہ ہے۔ میں ان کی یہ بات سن کر قدرے پریشان ہوگیا۔ اس پر کہنے لگے۔ آپ فکر نہ کریں آپ یہ پانچ ہزار مجھ سے ابھی لے لیں اور یہ کارخیر شروع کردیں۔ نیز کہنے لگے۔ آپ اس بیت الذکر پر بیم ڈلوائیں، دیواروں کی چھلائی کر کے سارے نئے پلستر کریں فرش اکھاڑ کر بہترین چپس ڈالیں، بیت الذکر کے صحن کو اکھاڑ کر نئے فرش کریں، بیت الذکر میں پانی کے لئے ایک موٹر لگوائیں۔ انشاء اللہ اس کے سارے اخراجات میں ادا کروں گا۔ مربی ہاؤس کے لئے آپ لوگ جیسے ممکن ہے انتظام کرلیں۔ بیت الذکر کا سارا کام میں اکیلے ہی کروں گا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے واقعہ پر حیران و ششدر رہ گئے۔ پھر بفضل اللہ تعالیٰ چند مہینوں میں ایک بہت ہی خوبصورت بیت الذکر بن گئی۔

اس کے بعد خدام وانصار کی انتھک محنت اور قربانی اور مرکز کے تعاون سے ایک خوبصورت سا مربی ہاؤس بھی بن گیا۔

اس معجزانہ کرشمہ میں سب خدام اور انصار نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دل کھول کر قربانی دی۔

بیت الذکر ومشن ہاؤس کی تعمیر کا کام بڑے زور وشور سے رواں دواں تھا۔ فنڈز کی فکر دامنگیر تھی۔ اس کے لئے سب احباب ہی حسب توفیق تگ ودو کررہے تھے۔ میں کسی کام کے لئے اپنے ایک دوست کے ساتھ ایئرفورس کالونی میں ایک بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی آفیسر کے بنگلہ پر گیا۔ دیکھتے ہی بولے مربی صاحب مبارک ہو۔ میں نے عرض کی کس بات کی، کہنے لگے سرگودھا سے میرے ایک ڈاکٹر دوست نے مبلغ پانچ ہزار ہماری بیت الذکر کے لئے بھیجے ہیں۔

گجرات کے دو پولیس آفیسر

میانوالی پولیس سٹیشن پر ایک انسپکٹر شاہ صاحب تھے۔ ان کا تعلق گجرات کے ایک گاؤں سے تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ انہیں میں نے بتایا کہ میں بھی گجرات سے ہوں۔ اس قدر مشترک سے ہماری علیک سلیک شروع ہوگئی۔ بلکہ اچھی خاصی دوستی ہوگئی۔

بسا اوقات تو وہ سرکاری وردی میں ملبوس میرے پاس ہماری بیت الذکر میں بھی آ جایا کرتے تھے۔ جس سے اہل محلّہ پر ایک اچھا اثر پڑتا تھا۔

ایک دفعہ انہیں ملنے گیا تو وہاں پر ان کے ایک پولیس آفیسر سے ملاقات ہوگئی۔ شاہ صاحب نے انہیں میرے بارہ میں بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کے مربی ہیں۔ اس دوست نے بتایا وہ بھی گجرات کے ایک گاؤں چچیاں کے رہنے والے ہیں۔ یہ گاؤں ہمارے گاؤں کے قریب ہی ہے۔۔ موصوف کہنے لگے میرے ایک عزیز بھی احمدی تھے۔ جب کبھی ہمارے پاس وہ آتے بڑی عجیب باتیں کرتے تھے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ انہیں الہام ہو رہا ہے۔ یہ بزرگ مکرم میاں محمد عالم صاحب تھے۔ جو ایک زمانہ میں فتح پور جماعت کے صدر تھے۔

معجزانہ حفاظت

جن دنوں میانوالی میں بیت الذکر زیر تعمیر تھی شہر میں مخالفین نے جماعت کے خلاف جلوس نکالنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ ایک دن جمعہ کے روز ایک مخالف نے بڑی دھواں دار تقریر کی اور لوگوں کو جماعت کے خلاف بہت اکسایا۔ سامعین میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگیا۔ اس نے اس کو مخاطب ہوکر کہا۔ تم کون سا دین پیش کررہے ہو۔ تم ہمیں کوئی پیار محبت کی بات بتاؤ۔ تم تو صرف نفرت اور تعصب اور ظلم وستم کا درس دے رہے ہو۔ اس نامعلوم دلیر اور بہادر آدمی نے سب کو ٹھنڈا کر دیا اور سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ اس طرح معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کی حفاظت فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی رحلت

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی رحلت ہوئی۔ مجھے میانوالی ایئربیس سے ایک نوجوان نے رات کو یہ افسوسناک خبر سنائی۔

میں رات گئے مکرم صدر جماعت مکرم صوبیدار بشیر احمد صاحب کے گھر پہنچا تاکہ انہیں اس افسوسناک خبر کی اطلاع کروں۔ جب میں دروازہ پر پہنچا تو میں نے اندر رونے کی آواز سنی۔ خیر میں نے دستک دی، تھوڑی دیر میں مکرم صوبیدار صاحب باہر تشریف لائے۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا، کہنے لگے نوافل پڑھ رہا تھا اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کررہا تھا۔

ایک نوجوان کا وقارعمل

میانوالی میں بیت الذکر زیر تعمیر تھی۔ ایک روز بیت الذکر میں وقارعمل کے لئے اعلان کیا گیا۔ مقررہ دن پر کافی احباب تشریف لائے۔ ان میں اکثر سرکاری ملازمین تھے۔ ان میں سے ایک خاصی تعداد سرکاری افسران کی تھی۔ اگلے روز ایک نوجوان جو کہ ایئرفورس میں فلائیٹ لیفٹیننٹ تھے اور میانوالی بیس میں متعین تھے۔ خاکسار کے پاس آئے اور کہنے لگے، کل کسی مصروفیت کی بنا پر میں نہیں آ سکا اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ آج میں فارغ ہوں اس لئے اب حاضر ہوگیا ہوں۔ مجھے کوئی کام بتائیں کہ میں کیا کام کرسکتا ہوں۔ انہیں بتایا کہ ہم نے تو رستہ سے اینٹیں اٹھائی تھیں۔ اس پر وہ کافی دیر تک اینٹیں گلی سے اٹھاتے رہے جنہوں نے رستہ بلاک کر رکھا تھا۔ آج تک میرے دل و دماغ میں اس نوجوان آفیسر کے لئے جماعت کے ساتھ اخلاص ومحبت اور اطاعت کے گہرے نقوش ثبت ہیں۔

عیسیٰ خیل

میانوالی کی ایک تحصیل عیسیٰ خیل ہے۔ وہاں صرف ایک ہی احمدی دوست تھے۔ جو وہاں گورنمنٹ کالج میں استاد تھے۔ ایک دفعہ خاکسار وہاں دورہ پر گیا۔ احمدی دوست کی رہائش کالج کے ہاسٹل میں ہی تھی۔ ان کی وساطت سے ان کے دیگر دوست احباب سے بھی ملاقات ہوئی۔ سب احباب بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ میں نے احمدی بھائی سے پوچھا کیا آپ کے دوستوں کو دعوت الی اللہ کرنے میں کوئی مضائقہ تو نہیں کوئی ادارہ کی طرف سے روک یا ممانعت تو نہیں ہے۔ کہنے لگے مربی صاحب آپ ان کو جیسے پسند فرمائیں انہیں دعوت الی اللہ کریں۔ مجھے کوئی خوف اور خطرہ نہیں ہے۔

ایک دن ہم چند دوست میانوالی میں ایک بہت بڑے سرکاری آفیسر کے گھر کسی کام کی غرض سے گئے۔ ان کا عالیشان بنگلہ، نوکر چاکر اور دنیاوی جاہ وجلال واقعی متاثر کن اور ان کی خوش وخرم زندگی کی غمازی کررہے تھے۔ ملاقات کے بعد جب ہم لوگ گھر سے باہر نکل رہے تھے ہمیں ایک جانب سے عجیب وغریب چیخ وپکار کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ ہم نے ایک ملازم سے پوچھا یہ کیسی آوازیں ہیں۔ اس پر اس نے بتایا صاحب خانہ کا ایک نوجوان بیٹا مخبوط الحواس ہے۔ جسے ایک پنجرہ نما کمرے میں بند کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ مارپیٹ بھی کرتا ہے۔ ہمیں یہ نظارہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی۔ بظاہر دیکھنے میں موصوف کی زندگی بڑی ٹھاٹھ باٹھ کی تھی۔ لیکن حقیقت میں اس کی بے بسی، بے کسی اور قلبی دکھ کا کون ادراک کرسکتا ہے۔

ایک درویش صفت انسان

مکرم شیخ منیر احمد صاحب کا بطور سیشن جج میانوالی میں تبادلہ ہوا۔ مکرم شیخ صاحب نے فوری طور پر بیت الذکر سے رابطہ کیا۔ موصوف اپنے فارغ اوقات میں نمازوں کے لئے بیت الذکر میں تشریف لاتے۔ چندہ جات میں بڑے باقاعدہ، نماز وروزہ میں ایک قابل تقلید مثال تھے۔

ایک دن مکرم شیخ صاحب نے بتایا کہ چند روز پہلے ایک جج صاحب کی ٹرانسفر میانوالی میں ہوئی ہے۔ اتفاق سے انہیں میرے ساتھ والا بنگلہ مل گیا۔ میں نے حسب توفیق ان کی خاطر مدارت کی۔ مزید عرض کی اگر کوئی اور خدمت درکار ہو تو بلاجھجک ارشاد فرمادیں۔ موصوف کہنے لگے میرا سامان بند پڑا ہے۔ اگر ہوسکے تو مجھے کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دے دیں۔ شیخ صاحب کہتے ہیں میں سوچ میں پڑ گیا کہ معلوم نہیں ان صاحب کا ذوق کیا ہے۔ سیاست، مذہب، تاریخ کون سی کتاب انہیں پیش کروں۔ میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ بالآخر میں نے مختلف موضوعات پر کتب لیں اور ان کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ ان کتب میں مکرم ملک سیف الرحمان صاحب سابق مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیف (-) بھی تھی۔ صبح اس دوست سے ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں پوچھا۔ چند کتابیں رات کو آپ کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ نہ معلوم وہ آپ کے ذوق سلیم کے موافق تھیں یا نہیں۔ جج موصوف فرمانے لگے۔ میں نے (-) کا ہی صرف مطالعہ کیا ہے۔ بخدا پہلی بار حدیث کی کتاب پڑھنے کا لطف آیا ہے۔ کسی بھی موضوع کو سمجھنے کی توفیق ملی ہے۔

جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ ربوہ میں احمدیت کے دیوانوں کا ایک ایسا ہجوم تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ سخت سردی کے ایام تھے۔ بازار میں مختلف قسم کی دکانیں اور ٹھیلے لگے ہوئے تھے۔ بعض لوگوں نے سربازار زمین پر ہی پرانے کپڑوں کے ڈھیر لگائے ہوئے تھے۔ بہت سارے لوگ مالی وسعت نہ ہونے کی وجہ سے ان پرانے کپڑوں کی خریداری کر کے اپنے آپ کو سردی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک روز میں بازار میں سے گزر رہا تھا۔ ایک جگہ پر بہت سے لوگ اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق پرانے کپڑے خریدنے کے لئے انتخاب کررہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ مکرم شیخ منیر احمد صاحب جو کہ ایک بہت ہی اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ وہ بھی اس کپڑوں کے ڈھیر کے پاس کھڑے خریداری فرمارہے تھے۔ میں ایک جانب سے گزر گیا۔ لیکن آج تک وہ نظارہ میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ میرے دل میں اس واقعہ نے ان کے مقام کو اور رفعت اور عظمت بخش دی۔ پاکستان میں تو ان کے شعبہ سے وابستہ چھوٹے چھوٹے کارکن بھی پُرتعیش زندگیاں بسر کرتے ہیں۔ جبکہ احمدی افسران بڑی ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے ہیں اور کسی طرح بھی کسی ناجائز ہتھکنڈے سے کسی کی حق تلفی نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ا۔مجید

پیارے ابو جان (خسر محترم) مکرم ظفر اقبال خان صاحب

پیارے ابو جی انتہائی عمدہ اوصاف کے مالک تھے پانچوں نمازیں ہمیشہ وقت پر اور باجماعت ادا کرتے۔ باقاعدہ تہجد گزار اور بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے تھے۔ اپنے بچوں کو بھی اس امر پر روزانہ توجہ دلاتے۔ اپنی جماعت سے انتہائی مخلص، اپنے پیارے خلیفہ وقت سے بہت محبت کرنے والے۔ اوائل عمر سے ہی موصی تھے۔ ملنسار، مہمان نواز سب کے حقوق کا خیال کرنے والے۔ کسی ضرورت مند کی ضرورت پر کبھی اس کو انکار نہ کرتے۔ کیا اپنے اور کیا غیر سب کے ساتھ آپ کے بہت بہترین تعلقات تھے۔ کبھی کسی کے ساتھ قطع تعلقی نہیں کی۔ بہت خوددار، قناعت پسند اور بااصول تھے۔ آپ کی روزانہ کی زندگی نظم وضبط کا ایک نمونہ تھی۔

خوشاب میں خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ میں ناظم تحریک جدید تھے۔ 1974ء کے سنگین حالات میں ڈیوٹیاں بھی دیں اور بیت الذکر کا پہرہ بھی دیا۔ آپ کی دکان کو آگ لگائی گئی اور تین ماہ تک مخالفین کی وجہ سے آپ کا خاندان گھر میں محصور رہا۔ پھر ربوہ میں 1984ء میں ایک پلاٹ خرید کر مکان تعمیر کروایا اور ربوہ ہجرت کر آئے۔ ربوہ آنے کے بعد آپ نے اقصیٰ روڈ پر ظفر الیکٹرونکس کے نام پر اپنے کاروبار کا دوبارہ آغاز کیا اور یہاں پر بھی اپنی اس محنت اور دیانتداری کے ساتھ اپنے کاروبار کی ساکھ بنائی دیانتداری کے ساتھ اصول اور ہمیشہ جائز منافع کو مدنظر رکھا اس لئے کبھی دوسرے لوگوں کو آپ سے شکایت نہیں ہوئی۔

الیکٹرونکس کا کام آپ کے چھوٹے بھائی محترم انوار الحق خان صاحب کو آپ سے سیکھنے کا موقع ملا بلکہ آپ کے دونوں بڑے بیٹوں محمود اقبال اور جاوید اقبال نے بھی یہ کام اپنے والد محترم سے ہی سیکھنے کی توفیق پائی۔ جنہوں نے اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی محنت سے اس میں مزید ترقی حاصل کی۔

جمعہ کا دن آپ کو بہت پسند تھا۔ اس دن کا آپ خاص اہتمام کرتے۔ فجر کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ جاتے پھر چندہ جات کی وصولی کے لئے اپنا جماعتی فرض ادا کرتے۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اور شام کو اپنے رشتہ داروں دوست احباب کا حال احوال معلوم کرنے کے لئے ان کے گھروں میں جاتے اور ان کی خیریت دریافت کرتے ایسے میں آپ کے چھوٹے بھائی محترم انوار الحق خان صاحب بھی آپ کے ہمراہ ہوتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بھی شام کو لائیو سنتے۔ آپ کو متعدد بار قادیان جلسہ سالانہ ایک مرتبہ جرمنی کا جلسہ اور پانچ مرتبہ لندن جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔

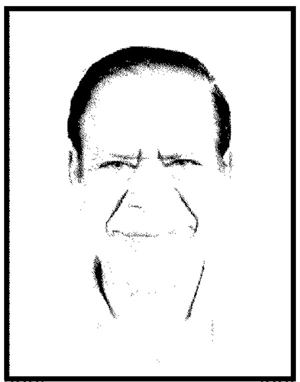

محترم ظفر اقبال خان صاحب

ابو جی بہت حیادار تھے۔ بہو بیٹیوں کے معاملات میں بلاضرورت مداخلت نہ کرتے۔ اگر کوئی بات معلوم کرنی بھی ہوتی تو پہلے امی جی سے پوچھتے اور ان سے بات دریافت کرتے۔ البتہ گھر کی خواتین کا مغرب کے بعد گھر سے باہر رہنا پسند نہ کرتے۔ گھر کے سربراہ ہونے کے باوجود بلامقصد روک ٹوک یا پابندیاں لاگو نہیں کیں۔

ابو جی کو جہاں اپنے سب بہن بھائیوں سے بہت پیار تھا وہاں اپنے سسرالی رشتوں کا بھی بہت احترام کرتے۔ حتیٰ کہ اپنے بیٹے بیٹیوں کے سسرال والوں کے ساتھ بھی بہت عزت سے پیش آتے۔

ایک مرتبہ جب آپ کے چھوٹے بھائی محترم انوار الحق صاحب شدید بیمار ہوئے ابو جی ان کے لئے بہت فکرمند اور بے چین رہے۔ اپنی ہر ممکن کوشش سے اپنے بھائی اور ان کے گھر کی خبر گیری کرتے رہے۔ اسی طرح اپنی جواں سال چھوٹی ہمشیرہ کی وفات پر بہت غمزدہ رہے۔ ان کے گھر اور بچوں کا بہت خیال کرتے۔ مرحوم بہن کے بچوں کے اکیلے پن کی وجہ سے نہ صرف خود بلاناغہ ان کے گھر جاتے رہے بلکہ امی جی سے بھی کافی دنوں کے لئے ان کے گھر رکنے کو کہا اور اپنی صحت کی حالت تک اس گھر کے لئے آپ کی گاہے بگاہے یہی روٹین رہی۔

ایک مرتبہ قادیان جلسہ سالانہ سے واپسی پر دو بالکل ایک جیسی شالیں قادیان کے تحفہ کے طور پر لائے اور مجھ سے بلاامتیاز کہنے لگے کہ جو آپ کو پسند ہے وہ پہلے آپ رکھ لیں اور دوسری والی بڑی باجی (نند صاحبہ) کو دے دیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ کھانا کھا رہے تھے اور امی جی بھی پاس ہی بیٹھی تھیں میں اچانک کمرے میں گئی تو مجھے دیکھتے ہی امی جی سے فوراً کہا کہ وہ دیکھو میری بیٹی آ گئی مجھے دیکھ کر وہ حیران ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں سمجھی (فرحانہ بڑی نند صاحبہ) اچانک آ گئی ہے تو کہنے لگے کہ یہ بھی تو میری بیٹی ہے۔ یہ آپ کا اعلیٰ وصف تھا کہ آپ نے بہو اور بیٹی میں کبھی فرق نہیں سمجھا۔

جب طبیعت قدرے ناساز رہنے لگی تو ہم دیکھ رہے ہوتے کہ میز پر موٹے موٹے رجسٹر رکھے ہیں اور ابو جی اپنا کام نبٹانے میں اتنے مگن ہیں کہ ایسی حالت میں بیٹھے بیٹھے رات کے گیارہ بھی بج جاتے اور گھر میں سب کو فکر ہوتی کہ اس طرح تو صحت پر اور بوجھ پڑے گا اور ہماری فکر کے جواب میں کہا کہ میری طبیعت کی خرابی کے باعث جس کے سپرد یہ کام رہا وہ اس کام کو ٹھیک طرح سے کر نہیں پایا تو طبیعت کی کچھ بحالی پر میں اپنا کام واپس لے کر اب خود کر رہا ہوں اور بڑی بشاشت سے مسکراتے ہوئے کہا کہ اگر مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو آپ سب کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

ابو جی کی دوبارہ صحت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو پورا ایک سال تک حیات رکھا۔ جو شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں مزید نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائی کہ جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری مرتبہ پھر قادیان جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے آپ کی صحت کے اعتبار سے بہت پُرمشقت اور کٹھن سفر کی بھی ہمت عطا فرمائی اور ہم سب کے اندیشوں کے برخلاف قادیان سے واپسی تک آپ کی طبیعت بالکل ٹھیک رہی۔ بلکہ واپسی پر آپ کے چہرے پر ایمانی جذبے کی بشاشت عیاں تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کی اولاد کو اور ہم سب کو آپ کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے اور آپ کی نیکیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ از ایڈیٹر

مکرم ظفر اقبال خان صاحب میرے ماموں تھے۔ بہت ہی ملنسار اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ میں نے کبھی انہیں غصہ میں نہیں دیکھا۔ ایک بار جرمنی میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے اپنا تعارف کراتے ہوئے میرا بھی ذکر کیا جس پر حضور نے الفضل کے حوالہ سے خوشنودی کا اظہار فرمایا تو ماموں نے فوری طور پر جرمنی سے مجھے خط لکھ کر اس امر سے اطلاع دی۔

ہر جمعہ کو صبح یا شام باقاعدگی سے ہماری والدہ سے ملنے آتے تھے۔ ان کی بیماری میں تو خصوصیت سے ان کا خیال رکھتے۔ الفضل کے باقاعدہ قاری تھے۔ کبھی اخبار دیر سے ملتا تو دفتر الفضل آجاتے اور دستی لے کر جاتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

Gozo (مالٹا) میں پہلا یوم پیشوایان مذاہب

اس پروگرام کا انعقاد 25/اپریل 2015ء کو ہوا۔ گوزو (Gozo) کی عوام کے لئے بالعموم اور عیسائی پادریوں کے لئے بالخصوص یہ لمحہ عجیب اور انتہائی دلچسپی کا باعث تھا کہ اس جزیرہ پر حالیہ تاریخ میں کسی بین المذاہب پروگرام کا انعقاد ہو رہا ہے۔

اس پروگرام سے چند دن قبل صدر مملکت مالٹا کی طرف سے جاری Interfaith Fora کے تحت ایک میٹنگ کے دوران اس Fora کے چیئرمین کہنے لگے کہ کافی عرصہ سے گوزو میں بھی صدر مملکت کا دفتر ایک بین المذاہب میٹنگ کے انعقاد سے متعلق غور کر رہا تھا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ مالٹا گوزو میں بین المذاہب سیمینار منعقد کر رہی ہے تو وہ بہت حیران ہوئے کہ جو کام صدر مملکت کا آفس سوچ رہا ہے جماعت احمدیہ اسے عملی جامہ پہنا رہی ہے۔

کانفرنس کا انعقاد رومن کیتھولک چرچ سے ملحقہ ہال میں کیا گیا۔ ہال کو مختلف عناوین پر مشتمل بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اس عمارت میں دین کی خوبصورت تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ ہمارے لئے باعث صد افتخار اور تشکر تھا۔

اس کانفرنس کا مرکزی عنوان How did Jesus & Muhammad (peace be on them) bring Peace to the World? تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح اور ان کی تعلیمات سے متعلق چرچ کی نمائندگی میں Dr. Alfred Gredch نے تقریر کی۔ احمدیت کی نمائندگی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر مکرم امام ابراہیم احمد نونن صاحب نے تقریر کی اور تقریر کے بعد حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس پروگرام میں گوزو کے بشپ مکرم Mario Grech صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پروگرام کے بعد انہوں نے کہا کہ مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر نہایت خوشی ہوئی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔ اور یہ پروگرام آئندہ کئی پروگراموں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

ایک عیسائی خاتون نے کہا: میں اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت متاثر ہوئی ہوں اور جماعت احمدیہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ آج سے میں دین کی سفیر ہوں اور اپنے احباب میں دین کی یہ خوبصورت تصویر ضرور پیش کیا کروں گی۔ آپ نے مزید کہا کہ میری پڑوسی ایک عیسائی خاتون ہیں۔ میں نے اس سے وعدہ لیا ہے کہ جب بھی قرآن کا انگریزی ترجمہ میسر آئے تو وہ ضرور پڑھے گی۔

☆......ایک عیسائی مہمان نے کہا کہ جب میں اس ہال میں آیا تو مختلف بینرز پر قرآنی تعلیمات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری سے متعلق تعلیمات دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوا اور میرے لئے یہ تجربہ نہایت خوش کن اور حوصلہ افزا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ آئندہ بھی ایسے پروگرام ترتیب دیں۔

☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122629 میں Abdul Hakeem

ولد Mohammed قوم۔۔۔۔ پیشہ سول ملازمت عمر30سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ado Ekiti ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 26ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hakeem گواہ شد نمبر1۔ A.Waheed S/o Olapdipupo گواہ شد نمبر2۔ Noordeen S/o Jubrael

مسل نمبر122630 میں Jamiu

ولد Taiwo قوم۔۔۔۔ پیشہ تجارت عمر41سال بیعت 1998ء ساکن Saki ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30ہزار Naira ماہوار بصورت Profit مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jamiu گواہ شد نمبر1۔ Abdur Raheem S/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Modussobur S/o Kolade

مسل نمبر122631 میں Nurudeen

ولد Yusuf قوم۔۔۔۔ پیشہ تجارت عمر36سال بیعت 1986ء ساکن Saki ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30ہزار Naira ماہوار بصورت Profit مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nurudeen گواہ شد نمبر1 Abdur Raheem S/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Oladipupoa Gang S/o Oladipuopo

مسل نمبر122632 میں Iskeel Abdugafar

ولد Abdugafar قوم۔۔۔۔ پیشہ استاد عمر30سال بیعت 2000ء ساکن Iwo Kemowu ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Iskeel Abdugafar گواہ شد نمبر1۔ Islaka S/o Yeniran گواہ شد نمبر2۔ Amed S/o Akinroy

مسل نمبر122633 میں Hakeem Edun

ولد Edun قوم۔۔۔۔ پیشہ ملازمت عمر36سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Odoyanta ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 5لاکھ 30ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 44ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hakeem Edun گواہ شد نمبر1 Qasim S/o Rufai گواہ شد نمبر2 Razaq S/o Ad.Rasheed

مسل نمبر122634 میں Fasasi A Yoade

ولد Motunolase قوم۔۔۔۔ پیشہ درزی عمر66سال بیعت 1982ء ساکن Dke-Ado ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fasasi Ayoade گواہ شد نمبر1۔ Abdul Haeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر2۔ Rasheed S/o Olalere

مسل نمبر122635 میں Taofiq Yinka

ولد Hussein قوم۔۔۔۔ پیشہ بڑھئی عمر42سال بیعت 1992ء ساکن Ejigbo ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 50*100Ft اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Taofiq Yinka گواہ شد نمبر1۔ Abd Waheed S/o Adenusi گواہ شد نمبر2۔ Muideem S/o Olagke

مسل نمبر122636 میں Bashirudin

ولد Badr قوم۔۔۔۔ پیشہ استاد عمر44سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Felele Ibadan ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 2لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 25ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Bashirudin گواہ شد نمبر1۔ Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر2۔ Ibraheem S/o Adejimi

مسل نمبر122637 میں Misba Udeen Saheed

ولد Saheed قوم۔۔۔۔ پیشہ الیکٹریکل انجینیئر عمر26سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Leslie Ilaro ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Misba A Udeen Saheed گواہ شد نمبر1 Haroon S/o Idowu گواہ شد نمبر2۔ Abdul Azeez S/o Abdul Hameed

مسل نمبر122638 میں Abdul Hafeez

ولد Apooyin قوم۔۔۔۔ پیشہ سول ملازمت عمر38سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 19ہزار800 Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hafeez گواہ شد نمبر1۔ Dhumoorain S/o Bello گواہ شد نمبر2 Ibrahim S/o Adejimi

مسل نمبر122639 میں Ismahil Bakare

ولد Bakare قوم۔۔۔۔ پیشہ ڈاکٹر عمر18سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Oro ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismahil Bakare گواہ شد نمبر1۔ Abdul Waheed S/o Oladipupo گواہ شد نمبر2۔ Abdul Hameed S/o Salamudeen

مسل نمبر122640 میں Lasisi

ولد Adewusi قوم۔۔۔۔ پیشہ ریٹائرڈ عمر80سال بیعت 1968ء ساکن Iwo ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 28*45ft اس وقت مجھے مبلغ 15ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Lasisi Adeniyi گواہ شد نمبر1۔ Amutairu S/o Alhassan گواہ شد نمبر2۔ Lukman S/o Lamdi

مسل نمبر122641 میں Najimu

ولد Ayinde قوم۔۔۔۔ پیشہ کسان عمر53سال بیعت 1984ء ساکن Ado-Odo ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Najimu گواہ شد نمبر1۔ Hassan S/o Akintola گواہ شد نمبر2۔ Idris S/o A.Rahman

مسل نمبر122642 میں منظور قادر باجوہ

ولد محمد اقبال باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر35سال بیعت 1992ء ساکن Benshim ضلع وملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار200 یورو ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منظور قادر باجوہ گواہ شد نمبر1۔ حمید احمد خالد ولد محمد عبداللہ گواہ شد نمبر2۔ محمد قاسم ولد عبدالسلام

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم ثاقب احمد صاحب مربی سلسلہ ڈیریانوالہ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

سالک احمد ولد مکرم طارق محمود خان صاحب عمر 11 سال نے قرآن شریف ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزم کی تقریب آمین مورخہ 12 مارچ 2016ء کو ڈیریانوالہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع نارووال نے عزیزم سے قرآن شریف سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن شریف کی روزانہ تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم مسعود احمد طاہر بٹ صاحب مربی سلسلہ ڈیریانوالہ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

ولید احمد ابن مکرم سعید احمد بٹ صاحب ڈیریانوالہ ضلع نارووال نے بعمر 12 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 12 مارچ 2016ء کو اس کی تقریب آمین ہوئی۔ مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع نارووال نے اس سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے، معارف حاصل کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

۞ مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

ماہ فروری 2016ء میں ضلع نارووال کی 39 جماعتوں میں 50 جلسہ ہائے یوم مصلح موعود ہوئے۔ جس میں حاضری 2520 تھی۔ جبکہ 35 مہمان بھی شامل ہوئے۔ اکثر جلسوں میں کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

جلسہ یوم مصلح موعود

۞ مکرم رانا قدیر احمد عارف صاحب معلم سلسلہ چھورکوٹلی تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھورکوٹلی ضلع ننکانہ صاحب کو جلسہ یوم مصلح موعود کے انعقاد کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی جلسہ منعقد کیا۔ دونوں جلسوں کی حاضری 65 تھی۔

نکاح

۞ مکرم منور احمد قمر صاحب مربی ضلع بہاولپور لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ المصور صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عطاء الحی احمد صاحب جرمنی ابن مکرم ناصر احمد زاہد صاحب وارنٹ آفیسر (ر) دارالرحمت ربوہ مبلغ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 20 فروری 2016ء کو بیت الذکر بہاولپور میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ دلہن محترم محمد حیات صاحب کھرل کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد انور صاحب بزرگ دارالعلوم شرقی ربوہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سُسر مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم حسین بخش صاحب پنشنر وقف جدید بقضائے الٰہی مورخہ 22 جنوری 2016ء کو وفات پا گئے۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ دارالعلوم غربی صادق میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے پڑھائی۔ عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ 1938ء میں پیدا ہوئے۔ 1948ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ بیعت کے بعد 1950ء میں جڑانوالہ سے ہجرت کر کے ربوہ کو مسکن بنایا۔ 1962ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ میں ملازمت اختیار کی۔ 1965ء کی جنگ میں بطور سپاہی خدمات کی توفیق پائی۔ جنگ کے بعد دوبارہ وقف جدید کے تحت خدمات دینیہ کیلئے مرکز واپس آ گئے۔ 1995ء میں وقف جدید سے ریٹائرمنٹ ہوگئی تاہم مزید دو سال تک بالمقطع خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 1997ء میں وقف جدید کی ملازمت سے فارغ ہو گئے۔ قریباً عرصہ ڈیڑھ سال سے کافی علیل تھے۔ بیماری کا عرصہ صبر وتحمل اور دعاؤں سے گزارا۔ کبھی کوئی ناشکری کا کلمہ زبان پر نہیں لائے۔ انتہائی سادہ مزاج اور درویش طبع انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ تمام عمر محنت و جفاکشی سے گزاری۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں مکرمہ رضیہ منیر صاحب اہلیہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب رحمٰن گارڈن لاہور، مکرمہ امینہ صدیقہ منیر صاحبہ اہلیہ خاکسار، مکرمہ خالدہ حلیم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد حلیم صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ، مکرمہ مبشرہ فضل صاحبہ اہلیہ مکرم فضل عمر صاحب لندن اور مکرمہ صادقہ مصطفیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب سپین چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ شمیم اختر صاحبہ اور ایک بیٹی مکرمہ نصیر صاحبہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے، اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور اولاد کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم احسن سلیمان صاحب مدینہ ٹاؤن فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم انعام اللہ اختر صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر واپڈا پاکستان مورخہ 29 دسمبر 2015ء کو نیو مارکیٹ کینیڈا میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ تقسیم ہند کے وقت ان کے والدین شہید کر دیئے گئے تھے۔ مرحوم نیک، صالح، متقی، ہمدرد، خیر خواہ اور مخلص احمدی تھے۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم امیر ضلع ملتان کے داماد تھے۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مورخہ یکم جنوری 2016ء کو بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیل (Peel) ریجن نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سبیلہ اختر صاحبہ، تین بیٹے مکرم مطیع اللہ محمود صاحب کیمبرج، مکرم اکرام اللہ صاحب تھامسن، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب نیو مارکیٹ، دو بیٹیاں محترمہ عطیہ ذوالقرنین جنجوعہ صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالقرنین جنجوعہ صاحب مسی ساگا ایسٹ اور محترمہ مبارکہ کلیم احمد صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد صاحب کیلگری نارتھ ویسٹ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شاہد امین صاحب ترکہ مکرم محمد امین صاحب)

۞ مکرم شاہد امین صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم شیخ محمد امین صاحب ولد مکرم شیخ غلام کبیر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبرز 5,4,3 بلاک نمبر 46 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ فی قطعہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ لہٰذا یہ قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم طارق امین خان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ درثمین صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم خالد امین خان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ طاہرہ امین صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم طاہر امین خان صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ قدسیہ امین صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم شاہد امین صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرمہ طاہرہ محمود صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد دین خادم صاحب مرحوم کارکن دفتر آبادی کمیٹی ربوہ مورخہ 2 جنوری 2016ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے کے کینیڈا سے آنے پر مورخہ 5 جنوری کو آپ کی نماز جنازہ بیت الصادق دارالعلوم غربی میں عصر کے بعد محترم رانا خالد احمد صاحب مربی سلسلہ انچارج رشین ڈیسک لندن نے پڑھائی۔ بعدازاں تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والی، نیک، مخلص، مہمان نواز، چندوں میں بڑھ چڑھ کر بروقت ادائیگی کرنے والی، عہدیداروں کی عزت کرنے والی اور خوش مزاج خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے مکرم محمد کریم انور صاحب جرمنی، مکرم محمد سلیم اختر صاحب ربوہ، مکرم محمد کلیم طاہر صاحب کینیڈا، 6 بیٹیاں، ایک بہن مکرمہ حمیدہ بیگم صاحب لندن، 4 پوتے، تین پوتیاں اور متعدد نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے پیاروں کا قرب نصیب کرے اور مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

پتہ درکار ہے

۞ مکرم رانا عمران خاں صاحب ابن مکرم رانا نعیم خالد صاحب وصیت نمبر 91654 نے مورخہ 3 جولائی 2009ء کو ڈاکخانہ خاص پنڈی بھاگو سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

واقفین نو کی زندگی کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''بچوں کو سب سے پہلے خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہو گا۔ بچوں کو نظام جماعت کی اہمیت اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہونے کے لئے بچپن سے ہی ایسی تربیت کرنی ہوگی کہ ان کی کوئی اور دوسری سوچ ہی نہ ہو۔ ہوش کی عمر میں آکر جب بچے واقفین نو اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں تو اُن کے دماغوں میں یہ راسخ ہو کہ انہوں نے صرف اور صرف دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بچوں کے دماغوں میں ڈالیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد دین کی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ جو واقفین نو بچے ہیں ان کے دماغوں میں یہ ڈالنے کی ضرورت ہے کہ دین کی تعلیم کے لئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں اس میں جانا ضروری ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 18 جنوری 2013ء)

(روزنامہ الفضل 19 مارچ 2013ء)

اللہ تعالیٰ واقفین نو کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی ضلع میرپور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ نبیلہ رانی صاحبہ آف کالا گجراں جہلم بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ ایک دو ماہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے شوکت خانم ہسپتال سے علاج جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمشیرہ محترمہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔ آمین

گمشدہ شاپنگ بیگ

مکرم عبدالمتعال صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ ایک عدد سفید شاپنگ بیگ مورخہ 14 مارچ 2016ء کو شام کے وقت گولبازار سے شیخ مارکیٹ دارالعلوم وسطی تک آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے وہ براہ کرم خاکسار کو مطلع کردیں رابطہ نمبر: 0336-0627937

پتہ درکار ہے

مکرم قمر رضا صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب وصیت نمبر 91366 نے مورخہ 7 مئی 2009ء کو مکان نمبر A-2 سروے 68 رفاہ عام سوسائٹی ملیر کراچی سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

باربروسہ

سلطنت عثمانیہ کا مشہور امیر البحر

امیر البحر خیر الدین باربروسہ مسلمان امیر البحر گزرا ہے جس نے اپنی جرأت، بہادری اور دانائی سے یورپ کی متحدہ طاقتوں کو شکست دی۔ خیر الدین 1456ء میں سرزمین اناطولیہ میں پیدا ہوا۔ اصل نام خضر خان اور لقب خیر الدین تھا۔ یہ چار بھائی اسحٰق، الیاس، عروج اور خضر تھے۔ بڑے بھائی نے تو کاروبار تجارت سنبھالا اور بقیہ تینوں نے بحری زندگی اختیار کرلی۔ الیاس تو عین عالم شباب میں ہی بحری معرکے میں کام آیا۔ عروج نے بحری فتوحات میں نام کمایا۔

خیر الدین نے اپنے بھائی عروج کی شاگردی میں بحری مہموں میں حصہ لینا شروع کیا اور پھر وہ نام پیدا کیا کہ رہتی دنیا تک اس عظیم المرتبت امیر البحر کا نام زندہ رہے گا۔ جس وقت دونوں بھائیوں نے بحری زندگی اختیار کی۔ اس وقت عیسائی بحری لٹیرے مسلمانوں کے تجارتی جہازوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اور ہسپانیہ میں مسلمانوں کے زوال کے باعث وہاں کی زمین مسلمانوں پر تنگ ہو رہی تھی۔ عروج 47 برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ اور خیر الدین نے اپنے کارنامے دکھانے شروع کئے۔ ابتداء میں اس نے بحری عیسائی قزاقوں کی سرکوبی میں سرگرم حصہ لیا۔ اس کے بعد اس نے افریقہ کے ساحلی علاقوں پر حملے شروع کردیئے۔ اس نے اپنے بھائی عروج سے مل کر 1518ء میں ہسپانوی حکومت سے الجزائر چھین لیا۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ وہ ان پر اپنا قبضہ قائم نہیں رکھ سکتا۔ یہ علاقے سلطان ترکی سلیم کے حوالے کر دیئے۔

اسی طرح 941ھ میں جب اندلس کے مظلوم مسلمانوں کو عیسائیوں نے بے حد پریشان کرنا شروع کیا تو خیر الدین نے اپنے جہازوں کے ذریعے ہزاروں مسلمانوں کو سپین سے الجزائر پہنچا دیا۔ جب سلیمان اعظم نے خلافت عثمانیہ کے تخت پر قدم رکھا تو اس نے خیر الدین کو ''عثمانی محکمہ بحر'' کا امیر البحر مقرر کر دیا۔ اس عہدہ پر پہنچتے ہی خیر الدین نے شہنشاہ چارلس والئی ہسپانیہ کے بحری بیڑے کو شکست دی۔

946ھ میں پوپ اور شاہ ہنگری فرڈیننڈ نے چارلس اور جمہوریہ وینس (Venus) کے ساتھ مل کر ترکوں کے خلاف ''اتحاد مقدس'' کے نام سے ایک مذہبی جنگ شروع کر دی۔ اتحادیوں کا زبردست بیڑا جو اپنی تعداد اور قوت کے لحاظ سے ترک بیڑے سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھا چارلس کے مشہور امیر البحر اینڈ ریا ڈوریا کی زیر کمان جزیرہ ''پریویسا'' کے سامنے مقابلے پر ڈٹ گیا۔ ڈوریا کی شہرت اور عیسائی بیڑے کی مجموعی طاقت عیسائیوں کی فتح کیلئے کافی سمجھی جاتی تھی۔ مگر خیر الدین نے یہاں اتحادیوں کو ایسی زبردست شکست دی کہ انہیں سخت صدمہ پہنچا اور انہیں اپنے بحری مقبوضات سے دستبردار ہونا پڑا۔ خیر الدین نے ان تمام جزیروں کو ترکی حکومت میں شامل کرلیا۔

چارلس الجزائر خیر الدین کے قبضے کو اندلس اور اطالوی مقبوضات کے لئے ایک مستقل خطرہ خیال کرتا تھا۔ لہٰذا 946ھ میں اس نے ایک بحری بیڑا روانہ کیا کہ الجزائر پر حملہ کرے لیکن اس بیڑے کو بھی خیر الدین نے شکست سے دوچار کیا۔ 1522ء سے 1544ء تک باربروسہ نے بحیرہ روم کے تمام ممالک اٹلی، یونان اور سپین فتح کر لئے۔ اس عرصے میں خیر الدین نہایت بہادری اور شجاعت کے ساتھ بحیرہ روم میں مختلف طاقتوں سے بحری مقابلے کرتا رہا اور ترکوں کا بحری بیڑا بھی ترقی کرتا چلا گیا۔ 1546ء (953ھ) کو 90 سال کی عمر میں اس امیر البحر کا انتقال ہو گیا جس نے اپنی حیرت انگیز شجاعت بہادری اور اولوالعزمی سے نہ صرف ترکی حکومت کے بحری مقبوضات میں اضافہ کیا بلکہ بحیرہ روم، بحیرہ قلزم اور بحر ہند میں ترکی، بحری قوت کو پورے کمال تک پہنچا دیا۔ خیر الدین اپنی سرخ داڑھی کی وجہ سے ''باربروسہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔ ترک سلطان نے ان کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں ''پاشا'' کا خطاب دیا۔

☆......☆......☆

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 17 مارچ

طلوع فجر	4:55
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:20
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	22 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	13 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 مارچ 2016ء

6:15 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ بنگلہ دیش
9:40 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
7:10 pm	خطبہ جمعہ 11 مارچ 2016ء
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

زندگی بخش پیغام

خلفاء سلسلہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مردوں کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں جو آپ الفضل کے ذریعے گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد
0302-7682815
0313-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871، 0333-4107060، 042-37247741